دنیاوی شان و شوکت مال و دولت کی کل بساط بس اتنی ہی ہے!

پچھلے دنوں مرکزی حکومت نے کرایہ داری سے متعلق ایک بل پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں پاس کرکے صدر جمہوریہ ہند کے پاس دستخط کے لئے بھیج دیا تھا جس پر انہوں نے اپنے دستخط ثبت کردئے ہیں۔ اس بل کے پاس ہونے پر دہلی میں زبردست احتجاج ہوا۔ جہاں ایک طرف مالک مکان اس بل کی حمایت میں جلسے منعقد کر رہے تھے وہاں دوسری طرف کرایہ داروں نے اس پر سخت احتجاج کیا۔ انہوں نے کئی کئی روز تک اپنے کاروبار بند رکھے جلسے جلوس اور ریلیاں منعقد کی گئیں۔ مگر حکومت نے ان احتجاجات کا صرف اسقدر ہی اثر لیا کہ بل ابھی نافذ ہونے سے روک دیا ہے اور ضروری ترمیم کا بھی یقین دلایا ہے۔ اس بل سے کرایہ داروں کے لئے سخت ترین مشکلات پیدا ہو جائیں گی جو لوگ آباء و اجداد سے دوکانوں پر کاروبار کرتے ہیں ان کے لئے مستقبل غیر یقینی سا لگنے لگا ہے اور جو پشتینی مکانوں میں کرایہ دار ہیں انہیں بھی یا ان کی اولاد کو بے دخل ہونے کا اندیشہ لاحق ہو رہا ہے۔ خدا خیر کرے۔ یہ بل جہاں مالکوں کے لئے باعث راحت و اطمینان اور مسرت انگیز ہے وہاں کرایہ داروں کے لئے بیٹھے بٹھائے پریشانیوں و نت نئی مصیبتوں کے جال میں پھنس جانے کا پھندہ لگ رہا ہے۔ دیکھئے کس طرح مشکل آسان ہوتی ہے۔

مئی جون میں کس قدر گرمی تھی لوگ بارشوں کی دعائیں مانگ رہے تھے اور جب اللہ نے بارش برسائی تو لوگ اس کی تباہ کاریوں سے پناہ مانگنے لگے۔ انسان بھی کیا ہے وہ جانتا ہی نہیں کہ کیا اسکے لئے بہتر ہے اور کیا اس کے لئے نقصان دہ ہے۔ اور اس کا علم صرف اور صرف پروردگارِ عالم ہی کو ہے وہ ہی جانتا ہے کہ بندہ کے لئے کیا بہتر ہے اور کیا مضر ہے۔ دہلی و اس کے مضافات اور اسکے قریب کے صوبوں ہریانہ و یوپی و راجستھان میں سیلاب نے جو تباہ کاری مچائی ہے وہ اس سائنسی دور میں بھی جبکہ انسان اپنے کو ہر چیز پر قادر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ انسان کی بے کسی بے بسی لاچاری مجبوری کا جیتا جاگتا نمونہ ہے ـــــ انسان کا ہر بس، بے بس ہے۔ اس پر بھی اسکی اکڑ افسوسناک ہے۔ کتنی بھی ترقی کرلے انسان مگر جب تک اس میں قدرت کی مرضی نہیں وہ لاحاصل